Digitized by Khilafat Library Rabwah

108

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۳۰ محرم ۱۳۹۵ھ ٭ ۱۲ تبلیغ ۱۳۵۴ہش ٭ ۱۲ فروری ۱۹۷۵ء	نمبر ۳۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ ار تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت وعافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۲ ار تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

گلے کے اندر بائیں طرف درد کی تکلیف ہے

احباب جماعت درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی عزیزہ امۃ المجیب جاوید اور عزیزم محمد اسلم جاوید کو لندن میں بتاریخ ۲۷ جنوری ۱۹۷۵ء بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولودہ کا نام عطیۃ العزیز رکھا ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو اپنے فضل سے خادمۂ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(ابوالعطاء جالندھری)

خاکسار کی بیٹی عزیزہ بشریٰ سلمہا اللہ اور عزیز چوہدری حفیظ الدین پسر مکرم چوہدری نورالدین صاحب جہانگیر مرحوم ساہیوال کو گزشتہ جمعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

حضور انور نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام محمد انور تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادمِ دین، بابرکت عمر والا اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

شیخ مبارک احمد
سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

اللہ تعالیٰ نے مکرم برادرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ کراچی کو ۲۴ جنوری بروز جمعہ لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچہ کا نام عطاء الرحمٰن راشد تجویز کیا گیا ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازیٔ عمر سے نوازے اور خادمِ دین بنائے۔ آمین (انیس الرحمٰن شاہد)

میری بچی عزیزہ علیمہ خالدہ کو اچانک سردرد کا شدید دورہ ہو جاتا ہے۔ قارئینِ کرام سے صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد سعید انسپکٹر بیت المال)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصل اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوعِ انسان کی بے لوث خدمت کی جائے

جو شخص سچا ایمان لاتا ہے وہ دنیا اور اس کے اموال کو کوئی وقعت نہیں دیتا

"جب انسان سچا ایمان لاتا ہے تو اس کے بہت سے نشانات ہوتے ہیں۔ قرآن شریف نے سچے مومنوں کی جو علامات بیان کی ہیں وہ ان میں پائی جاتی ہیں۔ ان علامات میں سے ایک بڑی علامت جو حقیقی ایمان کی ہے وہ یہی ہے کہ انسان دنیا کو پاؤں کے نیچے کچل کر اس سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے باہر آجاتا ہے۔ اسی طرح پر جب انسان نفسانیت کی کینچلی سے باہر آجاتا ہے تو وہ مومن ہوتا ہے اور ایمانِ کامل کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ ۝ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو تقویٰ سے بھی بڑھ کر کام کرتے ہیں یعنی محسنین ہوتے ہیں۔ تقویٰ کے معنے ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا مگر یاد رکھو! نیکی اتنی ہی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا نقب زنی نہیں کی۔ چوری نہیں کرتا۔ بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابلِ قدر ہو بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوعِ انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لئے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ یعنی اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۱، ۲۴۲)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

501

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ ماہ تبلیغ ۱۳۵۴ ہجری شمسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کو تقویٰ کی راہ پر گامزن کرنے کا آسمانی منصوبہ

جیسا کہ ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں اس زمانہ کا سب سے بڑا روحانی روگ ایمان بالآخرۃ کی نفی یا آخرت فراموشی ہے۔ اس کی وجہ سے ہی مغرب میں دہریت کو فروغ حاصل ہوا ہے اور اس کے نتیجہ میں ہی مشرق و مغرب میں مخلوقِ خدا النفس پرستی اور ہوائے نفس کی اتباع کے چکر میں پھنس کر شیطان کے پنجۂ اسیری میں گرفتار ہوتی جا رہی ہے اور اس طرح فی زمانہ خالق و مخلوق کے رشتہ میں کدورت واقع ہو گئی ہے۔

اس پنجۂ اسیری سے رہائی کے لئے اسلام نے تقویٰ پہ زور دیا ہے اور ایمان لانے والے کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ متقی بنے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (الحشر آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور چاہیئے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اس نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے۔ اور تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

پھر اسلام میں تقویٰ اللہ اختیار کرنے ہی کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ اسی شدت کے ساتھ بار بار آخرت کی جواب دہی سے بھی خبردار کیا گیا ہے اور یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی ہر حرکت و سکون میں اس امر کا خیال رکھے کہ کہیں قیامت کے روز اسے شرمندہ نہ ہونا اور خسارہ نہ اٹھانا پڑے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۸۲)

ترجمہ:۔ اور اس دن سے کہ جس میں تمہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائیگا ڈرو۔ پھر ہر ایک شخص کو جو کچھ اس نے (اپنے اعمال کے ذریعہ) کمایا ہوگا پورا پورا دیدیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے اور جزاء سزا کے دن سے ڈرتے ہوئے نیک اعمال بجا لانے کی محض تلقین پر ہی اکتفا نہیں کیا کیونکہ بہت سی طبائع ایسی ہوتی ہیں جو بعض خارجی اثرات کے ماتحت زبانی تلقین اور نصیحت کا کوئی اثر قبول نہیں کرتیں۔ ایسے لوگ ہر نیک بات کو ایک کان سے سنکر دوسرے کان سے نکال چھوڑتے ہیں اور اپنی من مانی کرتوتوں ہی میں مشغول رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں تقویٰ کا بیج بونے اور نشوونما کے ذریعہ اسے ایک تناور اور ثمرور درخت بنانے کے لئے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ، باطنی توجہ اور مقبول دعاؤں کو آپ پر ایمان لانے والوں کے حق میں پاک تبدیلی اور روحانی ترقی کا حتمی اور یقینی وسیلہ ٹھہرایا تاکہ دلوں کے زنگ دور ہوں اور آنکھوں اور کانوں پر پڑے ہوئے پردے ہٹیں اور قرآنی ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی امنگ اور جوش ان میں پیدا ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (الجمعہ آیت ۳، ۴)

ترجمہ:۔ وہی خدا ہے جس نے ایک اَن پڑھ قوم کی طرف انہی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو ان کو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گو اس سے پہلے وہ بڑی بھول میں تھے اور ان میں سے ایک گروہ بعد میں آنے والوں کا ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے۔

اس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف احکام الٰہی ہی نہیں سنائے بلکہ اپنی قوتِ قدسیہ، باطنی توجہ اور مقبول دعاؤں کے ذریعہ لوگوں کو احکام الٰہی پر کاربند کرا کے انہیں پاک کر دکھایا۔ آپ نے انہیں تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین ہی نہیں کی بلکہ انہیں تقویٰ کے نور سے منور کر کے کامل متقی بنا دیا۔ اس طرح وہ جو ہوائے نفس کی اتباع کی وجہ سے شیطان کے پنجۂ اسیری میں گرفتار تھے انہیں اس اسیری سے رہائی دلا کر خدا کے آستانہ پر لا ڈالا اور خالق اور مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی تھی اسے دور کر کے مخلوق کا خالق سے رشتہ قائم کر دکھایا اور انہیں استقامت کے وصف سے متصف کر کے ان آیۂ کریمہ کا مصداق بنا دیا:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ۭ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ (حٰم السجدہ آیات ۳۱، ۳۳)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے۔ ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس (جنت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا۔

الغرض ہوائے نفس کی پیروی اور شیطان کے پنجۂ اسیری سے نجات کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور قرآنی احکام پر کما حقہ عمل کے ذریعہ تقویٰ کے نور سے منور ہونا ضروری ہے۔ اور دوسری اقوام کے لوگوں کو تقویٰ کی راہ پر گامزن کرنے کیلئے محض زبانی تلقین ہی کافی نہیں ہے بلکہ ایسے وجودوں کی بھی ضرورت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے آپ کے وجود باجود سے اکتساب نور کر کے آپ کے خادموں اور چاکروں کی حیثیت سے دوسروں تک آپ کا نور پہنچائیں اور قرآنی احکام پر عمل پیرا کرا کے انہیں متقی بنائیں۔ بیشمار اولیاء اللہ نے مختلف زمانوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں آپ سے اکتساب نور کیا اور آپ کے غلاموں اور نائبین کی حیثیت سے بیشمار لوگوں کو قرآنی تعلیم پر عمل پیرا کرا کے تقویٰ کے نور سے منور کر دکھایا۔

خدا تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں جبکہ مشرق و مغرب میں بود و باش رکھنے والے بنی نوعِ انسان ہوائے نفس کی اتباع کے نتیجہ میں شیطان کے پنجۂ اسیری میں گرفتار ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان کو دنیا پر آشکار کرنے کی غرض سے آپ ہی کے ایک غلام اور فرزند جلیل کو بھیج کر متقیوں کی ایک جماعت قائم کی ہے تا ان متقیوں کا کلمۂ واحدہ پر اتحاد و اتفاق دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور بنی نوع انسان کو حلقہ بگوشِ اسلام کر کے ان کے تقویٰ کی راہ پر گامزن ہونے کا وسیلہ بنے۔ سو دنیا پر نیک اثر پڑ رہا ہے اور ہر ملک اور ہر قوم کی سعید روحیں حلقہ بگوش اسلام ہو کر تقویٰ کی راہ پر گامزن ہو رہی ہیں۔ اقوام عالم کے لوگوں کو تقویٰ کے نور سے منور کرنے کا یہ سلسلہ بڑھتا اور پھیلتا چلا جائیگا یہاں تک کہ تمام بنی نوع انسان اسلام کی آغوش میں آکر تقویٰ اللہ سے مزین ہونے کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجتے ہوئے آپ کے جھنڈے تلے آ جمع ہونگے اور یہ زمین اپنے رب کے نور اور عالمگیر بنیادوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالتِ شان کے مہتم بالشان ظہور سے جگمگا اٹھے گی۔ یہ خدائی تقدیر ہے جو بہرحال پوری ہو کر رہے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمائندگانِ شوریٰ کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ارشاد فرمودہ اہم ہدایات

شوریٰ کا قیام

اسلامی اصول شریعت کے مطابق کسی امر کے فیصلہ کا حق خلیفہ کو ہی ہے دوسروں کا کام مشورہ دینا ہے مجلس مشاورت کوئی فیصلہ نہیں کرتی بلکہ مشورہ دیتی ہے فیصلہ خلیفہ کرتا ہے۔ یہ نہ کہا یا لکھا جائے کہ مجلس نے یہ فیصلہ کیا ہے بلکہ یہ کہا جائے کہ مجلس نے یہ مشورہ دیا یا مجلس کے مشورہ پر خلیفہ نے یہ فیصلہ کیا

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۷)

اجلاس شوریٰ سے غیر حاضر نمائندگان

جو ممبران شوریٰ بلا رخصت حاصل کئے اجلاس میں حاضر نہ ہوں آئندہ کے لئے ان کو شوریٰ کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دیا جائے۔

(ملخصاً رپورٹ مشاورت ۱۹۵۸ء صفحہ ۴)

نمائندگان کے لئے ہدایات

ہر شخص خدا کی طرف توجہ کرے اور دعا کرے کہ الٰہی میں تیرے لئے آیا ہوں تو میری رہنمائی کر۔ کسی معاملہ میں میری نظر ذاتیات کی طرف نہ پڑے نہ ایسا ہو کہ کوئی رائے غلط دوں اور اس پر زور دوں کہ مانی جائے اور اس سے دین کو نقصان پہنچے نہ ایسا ہو کہ مجھ میں نفسانیت آجائے یا اپنی شہرت وعزت یا بڑائی کا خیال آجائے نہ میں کسی غلط رائے کی تائید کروں میری نیت اور رائے درست ہو اور تیری منشا کے ماتحت ہو۔

(۲) مشورہ کے وقت ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیا جائے۔ مشورہ کے معنے ہیں کہ اپنے دماغ کو صاف اور خالی کر کے بیٹھو۔ عام طور پر لوگ فیصلہ کر کے بیٹھتے ہیں کہ یہ بات منوانی ہے اور پھر اس کی پیچ کرتے ہیں مگر ہماری جماعت کو صحیح بات ماننی اور منوانی چاہیئے

(۳) کسی کی خاطر رائے نہیں دینی چاہیئے بلکہ جو رائے صحیح سمجھیں وہ دیں۔

(۴) کسی اور حکمت کے ماتحت رائے نہیں دینی چاہیئے بلکہ یہ مدنظر ہو کہ جو سوال در پیش ہے اس کے لئے کونسی مفید بات ہے۔

(۵) جو بات سچی ہو اسے تسلیم کرنے سے پرہیز نہیں کرنا چاہیئے خواہ اسے کوئی پیش کرے

(۶) کوئی رائے قائم کرتے وقت جلد بازی سے کام نہ لیں لوگوں کی باتیں سنیں اور ان کا موازنہ کریں اور پھر رائے پیش کریں۔

(۷) کمزوری یہ ہے کہ ہماری رائے مضبوط اور بے خطا ہے بعض آدمی اس میں ٹھوکر کھاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہماری رائے غلط نہیں ہو سکتی سچی اور عملی بات کو تسلیم کرو اور جہالت کی بات کو نہ مانو۔

(۸) اس بات کے حق میں رائے دینی چاہیئے جس میں دینی فائدہ زیادہ ہو۔

(۹) ہماری تجاویز حق کے مقابلہ میں ہم کو حقیر ہیں ان کی نگاہ سے پرکھ کر اور پھر قبول

(۱۰) رائے دیتے وقت دیکھ لو کہ جو بات پیش ہے وہ واقعہ میں مفید ہے یا مضر۔ صرف کو نہ دیکھو بلکہ واقعہ کو دیکھو مفید ہے یا مضر

(۱۱) صرف رائے کسی خاص بات کے لئے پہلے سے دماغ میں لے کر کھڑے نہ ہوں ہاں اگر نئی تجربہ ہے تو پیش کرو

(ملخصاً از رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۳، ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۲)

انتخاب نمائندگان کس طرح ہونا چاہیئے

جب کسی جماعت سے نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے اس میں لکھا جائے کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۲ء صفحہ ۲۳)

شوریٰ کے نمائندہ کے فرائض

نمائندہ جو مجلس مشاورت میں شامل ہوتا ہے اس کی نمائندگی یہاں کی کارروائی کے اختتام کے بعد ختم نہیں ہو جاتی بلکہ وہ ایک سال تک جماعت کا نمائندہ رہتا ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ سارا سال لوگوں کو تحریک کرتا رہے اور وہ باتیں انہیں بار بار بتاتے جو یہاں پاس ہوتی ہیں۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۳۴ء صفحہ ۵)

شوریٰ کی زبان

دوست پورے وقت کوشش کیا کریں کہ اردو میں کلام کریں اُردو کو رائج کرنے کا ایک انتظام یہی ہو سکتا ہے کہ ہماری مجلس شوریٰ کی زبان اردو ہو۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۹ء غیر مطبوعہ)

تجاویز برائے شوریٰ

مقامی جماعت کی وساطت کی ضرورت

مقامی انجمنوں کا ہر ممبر جو مجلس مشاورت میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہتا ہو وہ سب سے پہلے اپنی تجویز اپنی مقامی انجمن میں پیش کرے۔ ہاں اگر اپنی مقامی انجمن میں پیش کرے وہاں اگر کثرت رائے مؤید ہو تو وہ مقامی انجمن مرکزی صیغہ متعلقہ سے خط و کتابت کرے۔ خطوط کے آنے جانے کا عرصہ نکال کر ۱۵ دن کے اندر جواب نہ جائے تو مقامی انجمن اس تجویز کو خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال کر سکے گی۔ اگر صیغہ کا جواب ۱۵ دن کے اندر چلا جائے تو صیغہ کا یہ جواب مقامی انجمن کے سامنے پیش ہوگا۔ پھر اگر مقامی انجمن اس تجویز کو مجلس مشاورت میں پیش کرنا چاہے تو وہ تجویز خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال کر دے آپ کی منظوری حاصل ہونے کے بعد تجویز صیغہ متعلقہ کی رائے کے ساتھ مجلس مشاورت میں پیش ہو۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۱)

شوریٰ سے متعلقہ معاملات کی نوعیت

(۱) اس مجلس کا نام مجلس مشاورت ہے اس کے نام سے اس کے فرائض کی آگاہی ہوتی ہے مگر بعض لوگ اس کے نام کو بھول جاتے ہیں اس لئے اس نام کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ مجلس مشاورت ہے اور وہ مسائل نہیں آنے چاہئیں جو انتظام کی تفصیلات سے متعلق ہوں

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۸)

(ب) کوئی ایسی تجویز کسی کو مجلس مشاورت میں پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی جس کے متعلق بجٹ وغیرہ کی منظوری پہلے نہ حاصل کر لی ہوگی اور اس کے قلمبند کئے ہوئے الفاظ پہلے پاس شدہ نہ ہوں گے۔ (رپورٹ مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۹)

شوریٰ میں شرعی امور کے پیش کرنے کے متعلق طریق

اگر کوئی ایسی تجویز پیش کرنا چاہے جس کا تعلق شرعی مسائل سے ہو اسے پہلے سلسلہ کے مفتیوں کے سامنے پیش کر کے جواز کا فتویٰ حاصل کرنے کے بعد پھر اسے مجلس مشاورت میں بھی پیش کیا جائے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۳۱ء صفحہ ۸)

سلسلہ کے کام میں نقائص دیکھنے پر اطلاع کا طریق

(۱) اگر کسی کو سلسلہ کے کام میں کوئی نقص نظر آئے تو اس کا فرض ہے کہ وہ صاف طور پر کہے مجھے فلاں نقص نظر آتا ہے اس کی اس طرح اصلاح کی جائے لیکن یہ کسی طرح جائز نہیں کہ بات دل میں کوئی اور ہو اور ظاہر کوئی اور کی جائے۔ یہ طریق دینی اور تقویٰ کے لحاظ سے سخت مضر ہے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء صفحہ ۵)

جب انسانی کاموں میں مختلف قسم کے نقائص پیدا ہو جاتے ہیں جنہیں ان نقائص کا علم ہو وہ اگر اطلاع نہ دیں تو نقص دور نہیں کئے جا سکتے اور کام میں خرابی بڑھتی جاتی ہے اور مجھے پسند نہیں کہ نقائص کو دور نہ کیا جائے جسے سلسلہ کے کاموں میں کوئی نقص معلوم ہو اس کی مجھے اطلاع دے تا اگر اہم ہو تو تحقیقات کے لئے کمیشن کے سپرد کیا جائے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۳۲ء صفحہ ۷)

سوالات کرنیوالوں کیلئے ہدایت

ضروری سوالات کے متعلق یہ طریق ہونا چاہیئے کہ پہلے سے لکھ کر بھیج دئے جائیں۔ کم از کم پندرہ دن مجلس سے پہلے اور ان کے متعلق نوٹس دیدیا جائے یہ سوال کیا جائیگا تا ان کے متعلق تیاری کر کے جواب دیا جا سکے

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۴ء صفحہ ۸)

سب کمیٹی شوریٰ میں نام پیش کرنیکا طریق

اگر کوئی دوست اپنا نام آپ پیش کر دیں یا کوئی دوست اپنی ذاتی واقفیت کی بناء پر کسی دوست کا نام تجویز کر دیں تو یہ کوئی معیوب بات نہیں لیکن دوسرے کو یہ کہنا کہ میرا نام پیش کر دو سخت معیوب بات ہے۔ (رپورٹ مشاورت ۱۹۴۱ء صفحہ ۶)

غیر نمائندہ شوریٰ کا نام تجویز کرنے والا

اگر کوئی شخص کسی ایسے شخص کا نام سب کمیٹی کے ممبر بنائے جانے کے لئے پیش کرے گا جو مجلس مشاورت کا نمائندہ نہ ہوگا تو اس دن کے اجلاس شوریٰ میں حصہ لینے کے حق سے محروم کر دیا جائے گا۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۵ء صفحہ ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب کمیٹی کے ممبران کیلئے ہدایت

سب کمیٹیوں میں ایسے آدمیوں کے نام بھیجے جانے چاہئیں جو اس کے لئے کافی وقت دے سکیں اور ان مضامین کے ساتھ ان کو مناسبت ہو۔ مناسبت سے میری مراد یہ نہیں کہ وہ گریجوایٹ ہوں یا کسی خاص حد تک تعلیم حاصل کئے ہوں بلکہ اخلاص اور تقویٰ ہی ایسی چیزیں ہیں جو کسی شخص کو دینی کاموں کا اہل ثابت کرتی ہیں۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۳ء ص ۲)

ممبران سب کمیٹی کا شوریٰ میں اکٹھا بیٹھنا

جب کسی حلقہ کے متعلق سب کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کرے تو سب ممبر قریب قریب بیٹھا کریں تاکہ وہ اپنی رائے بدلنا چاہیں تو مشورہ دے سکیں۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۴ء صفحہ ۳۶)

سب کمیٹی شوریٰ کے اجلاس سے غیر حاضری

جو اصحاب مجلس مشاورت کی مقرر کردہ سب کمیٹیوں کے اجلاس میں باوجود اطلاع دئے جانے اور ملانے کے جواب نہیں دیتے یا شریک نہیں ہوتے تو ان کا نام مجلس مشاورت میں پیش ہوا کرے اور تین سال تک ان کو کسی سب کمیٹی کا ممبر مقرر نہ کیا جائے۔

شرکت کے لئے کم از کم پندرہ یوم کا نوٹس دیا جانا ضروری ہے جو ممبر پھر بھی نہ آئے پہلی بار اس کا نام مجلس شوریٰ میں پیش ہو اور پھر بھی آئے تو تین سال تک کسی سب کمیٹی کا ممبر مقرر نہ کیا جائے نیز ایسے شخص کو تین سال تک مجلس شوریٰ کا ممبر نہ بننے دیا جائے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۱ء صفحہ ۵۳)

سب کمیٹیوں کا طرز عمل

کوشش یہ ہو کہ رائے متفقہ ہو۔ اگر نہ ہو سکے تو کثرت رائے لکھی جائے لیکن اگر قلیل التعداد والے سمجھیں کہ ان کی بھی رائے ہے جسے ضرور پیش کرنا چاہئے تو ان کی رائے بھی لکھی جائے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۰)

کسی فیصلہ شدہ امر کا دوسری مجلس میں رکھنے کا طریق

مشاورت کے ایک فیصلہ کے بعد معاً دوسری مجلس مشاورت میں اسے منسوخی کے لئے پیش کرنا اصولی طور پر درست نہیں اسی طرح ہر فیصلہ دوسری مجلس مشاورت کے ایجنڈا میں پیش نہیں کیا جا سکتا جب تک اس کے لئے خاص حالات نہ ہوں اور دوبارہ پیش کرنے کی خاص ضرورت نہ ہو نیز خلیفۃ المسیح کی خدمت میں وجوہات پیش کر کے اس کے لئے خاص اجازت حاصل کرنی ضروری ہوگی۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۸ء ص ۹۲ و ۱۹۲۹ء ص ۸۶)

ترمیم پیش کرنے کا طریق

جو دوست پیش شدہ تجویز کے متعلق ترمیم پیش کرنا چاہیں وہ لکھ کر دیں۔

نمائندگان ضلع کا اکٹھا بیٹھنا

مجلس شوریٰ میں ہر ضلع کے نمائندوں کو اکٹھا بٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ مشورہ کے وقت وہ آسانی سے ایک دوسرے سے مشورہ کر سکیں۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۵۰ء ص ۵)

فرائض نمائندگان شوریٰ

جب خلیفۂ وقت اپنا مشورہ پہلے بتا دے

خلیفۂ وقت جب پہلے اپنی کسی رائے کا اظہار کر دے تو جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنی دیانتدارانہ رائے کا اظہار کر دے

اور ہرگز کسی اور رائے سے متاثر نہ ہو حضرت رسول کریم صلعم نے بعض مقامات پر پہلے اپنی رائے کا اظہار فرمایا اور پھر لوگوں سے مشورہ لیا۔ آپ یقین رکھتے تھے کہ صحابہؓ ہر قسم کے اثر سے آزاد رہ کر دیانتدارانہ رنگ میں اپنا مشورہ پیش کریں گے۔ اسی طرح میں بعض اوقات اپنی رائے کا اظہار پہلے کر دیتا ہوں مگر

آپ کا فرض ہے کہ وہ رائے دیں۔

جس پر آپ کے دل کو اطمینان ہو۔ ہاں واثق شدہ اگر کسی کی رائے بدل گئی ہو تو اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی پہلی رائے ہی پیش کرے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۳ء ص ۹)

سلسلہ کا مجرم اور شوریٰ میں نمائندگی

جس شخص پر کسی وقت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے کا الزام ثابت ہو تو ایسے شخص کو سلسلہ کے کام سے برطرف کر دیا جائیگا اور اس کے بعد ایسے شخص کو کسی مقامی یا مرکزی عہدہ پر مقرر نہ کیا جائے گا اور نہ ہی ایسا شخص مجلس شوریٰ کا ممبر بننے کا اہل ہوگا۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۷ء ص ۱۰)

(سیکرٹری مشاورت)

محترم ماسٹر علی محمد صاحب مسلم سابق مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول

(مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی دارالصدر شرقی ربوہ)

میرے چچا جان محترم ماسٹر علی محمد صاحب مسلم مورخہ ۱۷ صلح (جنوری) کو طویل علالت کے بعد بقضاء الٰہی ساہیوال میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ یکم رمضان المبارک ۱۳۱۲ھ ہجری مطابق ۱۸۹۷ء کو قصبہ سیدوالہ ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ جنوری ۱۹۱۵ء میں خدا تعالیٰ کے فضل خاص سے خاکسار کے والد محترم میاں امام الدین صاحب مرحوم و مغفور آف سیدوالہ المتوفی ۱۹۵۴ء سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے اپنے خاندان میں سب سے پہلے مشرف با احمدیت ہوئے پھر والد صاحب کی تبلیغ اور دعاؤں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تھوڑے ہی عرصہ بعد مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۱۵ء کو محترم چچا صاحب بھی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

آپ کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ تمام عمر سلسلہ کی خدمت میں بسر کی۔ ابتداءً مئی ۱۹۱۵ء تا دسمبر ۱۹۱۷ء (ضلع ساہیوال) کے مختلف دیہات میں بطور مدرس کام کرتے رہے۔ اس دوران بھی آپ تبلیغ میں سرگرم رہے۔ انہی ایام میں چک ۲۰۶ گ ب میں ایک مولوی سے (جو ڈنڈے مار مولوی کے نام سے مشہور تھا) آپ کا کامیاب مباحثہ وفات و حیات مسیح پر ہوا۔ جو مسجد میں عشاء کی نماز کے بعد سے نصف شب تک جاری رہا۔

اگرچہ یہ مناظرہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ لیکن مباحثہ کے دوران آپ کو احساس ہوا کہ کسی قدر عربی لغت سے بھی واقفیت ضروری ہے۔ چنانچہ یہی خیال آپ کے قادیان جانے کا محرک ہوا۔ آپ نے ارادہ کیا کہ قادیان جا کر قرآن کریم پڑھا جائے اور عربی لغت سے بھی واقفیت حاصل کی جائے۔ چنانچہ استعفیٰ دے کر قادیان دارالامان میں جا کر ۱۲ جنوری ۱۹۱۸ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں باہر کی نسبت کافی کم تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ خاکسار یہاں قرآن مجید پڑھنے کی غرض سے آیا ہے۔ کوئی استاد مقرر کر دیں۔ حضور نے جناب مولوی رفیع الدین صاحب کو مقرر فرمایا۔ جنہوں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے قرآن شریف پڑھا تھا۔

تبلیغی شوق کو پورا کرنے کے لئے "اشاعت اسلام" کی ایک انجمن بنائی جس کے پچیس ممبر تھے۔ محترم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم کو صدر منتخب کیا گیا اور قادیان دارالامان کے گرد نو میل کے حلقے میں پانچ حلقے تجویز کئے گئے ایک حلقہ قادیان شہر کا اور چار حلقے قادیان سے باہر چہار جانب پانچ پانچ آدمی ہر حلقہ کے لئے مقرر کئے گئے۔ ہر جمعرات کو تبلیغ کے لئے باہر نکلتے نزدیک کے دیہات سے آدمی رات تک تبلیغ سے فارغ ہو کر گھر واپس چلے آتے اور دور کے دیہات میں رات وہاں ہی گذارتے اور اگلے روز دس گیارہ بجے تک واپس قادیان پہنچ جاتے اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل اور اسکی توفیق سے تبلیغ کا خوب موقع ملا۔

قادیان میں نوجوان طلباء کی تربیت کے لئے آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم سے بہت پہلے سن ۱۹۲۳ء میں "مسلم گروپ" کے نام سے طلبہ کی ایک تنظیم قائم کی جس کے ذریعہ سے نوجوان طلبہ میں نماز باجماعت کی پابندی اور دیگر تربیتی امور کی نگرانی کے علاوہ تقاریر کی مشق کرائی جاتی تھی۔ اس تنظیم کا باقاعدہ ماہانہ جلسہ ہوتا تھا۔ جس میں والدین کو بھی شریک کیا جاتا تھا اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تقریباً ہر جلسہ کی صدارت فرمایا کرتے تھے۔ ان جلسوں کی کارروائی زیادہ تر الحکم میں شائع ہوتی تھی۔ (باقی ص ۵ پر)

ہمدردانہ مشورہ — کامیاب علاج
تبخیر معدہ۔ پرانی خارش و چنبل۔ بواسیر۔ دائمی نزلہ و زکام
دیگر مردانہ و زنانہ خاص امراض
ناصر دواخانہ۔ گولبازار۔ ربوہ فون نمبر ۵۳۴

جنوری ۱۹۱۸ء سے ۱۹۲۷ء تک قریباً دس سال آپ نے ٹی آئی ہائی سکول قادیان میں کام کیا۔ اس دوران اور بھی بہت سی اہم جماعتی خدمات کی سرانجام دہی کی توفیق پائی۔

۱۹۲۸ء سے ۱۹۵۵ء تک آپ نے ضلع ساہیوال کے مختلف سکولوں میں کام کیا۔ اور جہاں بھی آپ رہے اپنے ماحول میں تبلیغی اور تربیتی خدمات بجالاتے رہے۔

ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد ۱۹۵۵ء سے آپ شہر ساہیوال میں سکونت پذیر تھے۔ وہاں بھی خدا کے فضل سے جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ سالہا سال تک جماعت کی مجلس شوریٰ اور مجلس انصار اللہ کی مجلس شوریٰ کے نمائندہ منتخب ہوکر مرکز میں آتے رہے۔ ہر سال باقاعدگی سے جلسہ سالانہ پر آتے سوائے اس آخری جلسہ (دسمبر ۱۹۷۴ء) کے جس میں (بوجہ شدّتِ علالت) شامل نہ ہو سکنے کا اُنہیں بہت دُکھ تھا۔ اور جس کے اختتام کے پانچ روز بعد ہی (یعنی مورخہ ۳ جنوری کو) اُن کی روح اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر
انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ باقاعدہ تہجد گزار اور بہت دُعاگو بزرگ تھے۔ ہر سال رمضان المبارک میں باقاعدہ اعتکاف بیٹھتے تھے سوائے آخری رمضان کے جس میں بوجہ علالت اعتکاف نہ بیٹھ سکے۔

غرباء و مساکین، مصیبت زدوں اور حاجت مندوں کی خبر گیری کرتے اور حتی المقدور اُن کی مالی و اخلاقی رنگ میں امداد فرماتے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر تحریک میں شامل ہوتے۔ صد سالہ جوبلی کے سولہ سالہ منصوبہ میں آپ نے دو ہزار روپیہ کا وعدہ لکھوایا تھا جس کی ادائیگی جاری تھی۔ آپکی وفات پر آپ کی وصیت کا تمام حساب ادا شدہ تھا

بلکہ فاصلہ تھا۔ آپ کی تبلیغ سے خدا کے فضل سے دو صد کے قریب سعید روحوں کو قبولِ حق کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

آپ کی تبلیغ، قبولیتِ دعاء، الٰہی تائید و نصرت اور الٰہی بشارات کے بہت سے ایمان افروز واقعات ہیں۔ جن کا یہاں ذکر کرنا طوالت کا موجب ہوگا۔ ہاں آپ کو خلافتِ ثالثہ کے بارہ میں بھی قبل از وقت بذریعہ رؤیا بتایا گیا تھا۔ آپ کی یہ رؤیا محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کے رسالہ "بشاراتِ ربانیہ" میں نمبر ا پر درج ہے۔

آپ نے اپنے پیچھے چار بیٹے تین بیٹیاں اور ۳۲ پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

آپ کے دو لڑکے میاں عبد المنان صاحب و میاں حبیب اللہ صاحب ساہیوال میں، ایک لڑکا میاں رفیق احمد صاحب ربوہ میں اور ایک لڑکا میاں ناصر احمد صاحب (مع اہل و عیال) مانچسٹر (انگلستان) میں مقیم ہیں۔

بالآخر درخواست ہے کہ احباب دعاء فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے چچا صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں اپنے قربِ خاص میں جگہ دے۔ اُن پر اپنی بے انتہاء رحمتیں اور انوار و برکات کی پیہم بارشیں نازل فرماتا رہے اور اُن کے درجات میں ہر آن ترقی بخشتا رہے۔ نیز اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے اُن کی اولاد اور اولاد در اولاد کو اور ہم سب پسماندگان کو ہمیشہ اور ہر آن اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔ مرحوم کی نیکیوں اور خوبیوں کا وارث بنائے۔ ہر دم اپنی رضاء کی راہوں پر چلائے اور اپنے فضلِ خاص سے ہم سب کا بھی انجام بخیر فرمائے۔ آمین

ادبار سے بچنے کا طریق

ہم چاہتے ہیں کہ قعرِ مذلّت میں گرنے سے محفوظ رہیں تو اِس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے۔ قرآنِ کریم کو حرزِ جان بنائیں۔ خود بھی اس کے نُور سے منور ہوں اور اپنی نسلوں کو بھی اِس نعمت سے حصہ دلانے میں غفلت نہ برتیں۔

ایک طریق اِس نعمت سے متمتع ہونے کا یہ ہے کہ انصار اللہ کے سہ ماہی امتحانوں میں آپ پوری تیاری کے ساتھ شامل ہوں۔

(قائدِ تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان مطالعہ کتب

ماہ فروری کے مطالعہ کی کتاب "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" مرکز کی طرف سے مقرر کی گئی ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین و ناظمین اطفال توجّہ فرمائیں

پہلی سہ ماہی ختم ہو چکی ہے۔ جن قائدین نے ابھی تک اطفال کی فہرست تجنید و تشخیص، بجٹ اور فہرست وعدہ جات وقفِ جدید (اطفال) نہیں بھجوائیں بلاتاخیر بھجوادیں ہر شہری مجلس ۷۵ فیصد اطفال اور دیہاتی ۵۰ فیصد اطفال کو تشحیذ کا خریدار بنائے۔ تشحیذ کا سالانہ چندہ آٹھ روپے ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانات نکاح

محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے ازراہ شفقت میرے لڑکے عزیزم مبرور احمد طاہر مکینکل سپروائزر ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا نکاح عزیزہ بشریٰ صدیقہ بنت شیخ جلال الدین احمد صاحب کراچی (جو کہ کیپٹن ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب مرحوم کی نواسی اور کیپٹن شیخ نواب دین صاحب کی پوتی ہیں) سے مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۲۹/۱۲/۷۴ کو میرے مکان واقع کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں پڑھا۔

احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دُنیاوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار مظفر الدین چوہدری کوارٹر نمبر ۵۹ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

(۲)

میرے لڑکے عزیزم ملک صلاح الدین ایڈمنسٹریٹو آفیسر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کا نکاح عزیزہ طیبہ شریفی بنت سید عبد الغنی شاہ مرحوم ساہیوال سے مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر ۱۳ جنوری ۱۹۷۵ء کو محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے مسجد نصرت دار الرحمت وسطی ربوہ میں پڑھا۔

احباب دُعا فرمائیں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے موجب راحت و برکت ہو۔ (آمین) (ملک فتح محمد دار الرحمت وسطی ربوہ)

درخواستِ دُعا

میرے خُسر محترم مولوی عبد الکریم صاحب مقیم کُنری (سندھ) پانچ چھ ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق گلے میں کینسر ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین (ملک عبید اللہ فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

(۲) گذشتہ فسادات میں میری دُکان کا تمام سامان جلا دیا گیا تھا۔ اب میں نے دوبارہ اُسی جگہ اُسی دُکان میں ڈسپنسری کھول لی ہے۔ احبابِ جماعت دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہر حالت میں حافظ و ناصر ہو۔

ڈاکٹر عبد الرحمن میڈیکل پریکٹیشنر اڈہ کوٹ عبد المالک شیخوپورہ روڈ لاہور

(۳) مکرم شیخ احمد علی صاحب سیکرٹری ضیافت لاہور شہر کی دونوں آنکھوں کی بینائی بند ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ شیخ صاحب موصوف سلسلہ کے مخلص کارکن ہیں۔ ان کے لئے قارئین کرام سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق جلد صحت کامل عطا فرمائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دُعائے مغفرت

میرے پیارے بھائی جان میر محمد اسمٰعیل صاحب ابن جناب بابو میر محمد ابراہیم صاحب (مرحوم) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۹ جنوری ۱۹۷۵ء بروز بدھ کراچی میں وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (غمزدہ احقر صادقہ میر صدر لجنہ گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف اقوام میں موجودہ مسابقت کا نظارہ انسانی تاریخ میں ہمیں نظر نہیں آتا

لیکن مسابقت کی دوڑ میں نوعِ انسان کے لئے نیکی اور خوشحالی مدِّ نظر ہونی چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۔ اگست ۱۹۷۳ء میں فرماتے ہیں:۔

"اس زمانے میں مختلف اقوام ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی جو کوشش کر رہی ہیں اس سے قبل اس قسم کا نظارہ انسانی تاریخ میں ہمیں نظر نہیں آتا۔ اور جب اس مسابقت کی دوڑ پر تقویٰ کی نگاہ سے غور کرتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں جو ذرائع اور وسائل استعمال کئے جا رہے ہیں ان میں سے بعض نیک، جائز اور حلال وسائل نہیں۔ اسی طرح جس نتیجے تک پہنچنے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ بھی خیر اور بھلائی کا نتیجہ نہیں یعنی اس کے نتیجے میں نوعِ انسانی کے لئے کسی قسم کی بھلائی، اصلاح، نیکی یا خوشحالی مدِّ نظر نہیں۔

دُنیا نے آج جس قدر جدّ و جہد اٹامک ریسرچ کے میدان میں کی ہے جس کے نتیجے میں اٹامک اور ہائیڈروجن بم بنائے ہیں اتنا بڑا سرمایہ جہاں تک مجھے علم ہے کسی اَور تحقیق پر انسان نے خرچ نہیں کیا۔ اس وقت بعض ایسے ممالک بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اس وقت تک جو بم انہوں نے بنائے ہیں وہی کافی ہیں مزید بموں کی ضرورت نہیں۔ اور وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر بعض دوسرے ممالک کو تحقیق سے روک سکیں تو پھر اس دوڑ کو جہاں تک وہ پہنچ چکے ہیں ختم کر سکتے ہیں لیکن اس میں انہیں کامیابی نظر نہیں آ رہی ایٹم بم جو بن چکے ہیں اس جدّ و جہد کی دو شکلیں نکل سکتی ہیں یا یہ بم استعمال کر لئے جائیں یا انسان کوئی ایسا طریقہ سوچے کہ ان کے استعمال کی ضرورت نہ پڑے۔ تیسری کوئی صورت عقلاً ممکن نہیں اگر استعمال ہوں گے تو اس کے نتیجے میں انسان پر بڑی تباہی آئے گی۔ اور اگر استعمال نہیں ہوں گے اور خدا کرے کہ استعمال نہ ہوں تو وہ عظیم سرمایہ جو انسان نے ان پر خرچ کیا کُلّی طور پر ضائع ہو جائے گا۔

اگر یہ سرمایہ ان بد ہتھیاروں پر خرچ نہ ہوتا تو انسان کی ضروریات پر خرچ ہو سکتا تھا۔ پس دو چیزیں ہمارے سامنے آتی ہیں ایک یہ کہ جو ذرائع ہیں، وسائل ہیں وہ صالح اور طیّب اور حلال نہیں۔ مثلاً جو رقوم خرچ کی جاتی ہیں اگر ماہرین اقتصادیات ان کی تفصیل میں جائیں تو سُود اور انشورنس کا روپیہ ان کاموں پر خرچ ہوتا ہے۔ پُرانے زمانے میں انشورنس کمپنیاں ہی جنگیں کروایا کرتی تھیں۔ اب حالات بدل گئے ہیں۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر عقلمند یہی کہے گا کہ وہ رقم جو خیر پر خرچ ہونی چاہیئے تھی اس کی بجائے بدی پر منتج ہونے والی تحقیقوں پر خرچ ہو رہی ہے۔

دوسری یہ چیز نمایاں ہے کہ اس عظیم جدّ و جہد اور کوشش کا نتیجہ بجائے بھلائی کے انسان کے لئے فکر اور خوف کا باعث ہو رہا ہے اور یہ خطرہ پیدا ہو رہا ہے کہ انسان خودکشی کر کے کہیں اپنی ہلاکت کے سامان پیدا نہ کر لے۔

قرآن کریم نے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ میں ہمیں بتایا ہے کہ مجرد مسابقت بُری نہیں لیکن مسابقت وہ ہونی چاہیئے جو خیر کا باعث ہو۔ خیر کی جو تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے وہ دونوں پہلوؤں پر مشتمل ہے یعنی وسائل نیک ہوں اور نتائج بھی نیکی اور بھلائی کے ہوں۔

اس دُنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی ایسی دوڑ جاری ہے کہ انسانی تاریخ میں ایسی کوئی مثال پہلے نظر نہیں آتی۔"

(الفضل ۲۸ ۔ اگست ۱۹۷۳ء صفحہ ۳)

درخواستِ دُعا

مکرم مرزا کرامت اللہ صاحب نگران حلقہ ضلع لاہور چند روز سے اپنڈکس کی درد میں مبتلا ہیں احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (انمار احمد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

دُعائے مغفرت

ہماری ایک ہی پیاری بہن ناصرہ بنت محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائلپور جو محترم صوفی شریف احمد صاحب کی اہلیہ تھیں نے ۲۹ ۔ جنوری ۱۹۷۵ء کو بوقت پانچ بجے شام دو دن بیمار رہنے کے بعد پشاور میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون جنازہ اگلے روز دس بجے شب ربوہ پہنچا اور مورخہ ۳۱ ۔ جنوری ۱۹۷۵ء کو بعد نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد انہیں عام قبرستان کے قطعہ خاص میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر دعا بھی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کرائی۔

ہمارے دل اس اچانک صدمہ سے انتہائی افسردہ ہیں مگر مرضیٔ مولا از ہمہ اولیٰ۔ خدا تعالیٰ کی رضا پر شاکر و صابر ہیں۔ یہ صدمہ مرحومہ کے بوڑھے والدین کے لئے اَور بھی رُوح فرسا ہے۔ مرحومہ نے اپنی یادگار پانچ صاحبزادے اور ایک بچّی چھوڑی ہے۔ تمام احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور ان کو کمالِ صبر سے اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ خدمتِ خلق کرتے ہوئے دُنیا کے لئے نفع رساں وجود ثابت ہوں اور دُکھ اور سُکھ میں اللہ تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رہیں۔ آمین یا ربّ العٰلمین

(ناصر احمد ظفر حال مقیم لائلپور)

چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہے

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شوریٰ ۱۹۳۸ء میں فرمایا:۔

"آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا ۔۔۔ وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں"

(رپورٹ مشاورت ۱۹۳۸ء)

مخلصینِ جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ ازراہِ کرم حسبِ شرح چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

امیدوار اساتذہ مجلس نصرت جہاں کے انٹرویو کی تاریخ

ایسے تمام امیدوار اساتذہ جنہوں نے مجلس نصرت جہاں کو اپنی درخواستیں بھجوائی ہیں یا مجلس کو اپنی خدمات پیش کرنے کے خواہشمند ہوں وہ ۱۶ ۔ فروری ۱۹۷۵ء بروز اتوار صبح ۹ بجے دفتر مجلس نصرت جہاں ربوہ بالمقابل مسجد مبارک میں انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔ تعلیمی معیار ایم۔ اے یا ایم۔ ایس سی ہونا چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

خصوصی رعائت

ہم نے اپنے گاہکوں کے فائدہ کے لئے دو ہفتہ کے لئے سُوتی و ریشمی کپڑے میں خصوصی رعائت دینے کا انتظام کیا ہے۔ اہالیانِ ربوہ اس سُنہری موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں۔ یہ خصوصی رعائت ۲۳ ۔ فروری تک ہوگی۔

خواجہ عبد المومن

مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۵۱۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴